باسمہ تعالیٰ الرحمن الرحیم

تجاویز

منظور کردہ

اجلاس مجلس عمومی

رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ دارالعلوم دیوبند

منعقدہ: ۳۰/ربیع الثانی ۱۴۴۴ھ مطابق ۳۰/اکتوبر ۲۰۲۲ء بروز یک شنبہ

بہ مقام: جامع رشید دارالعلوم دیوبند

=========================

تجویز ﴿۱﴾ مدارس کے نظام تعلیم وتربیت کی عمدگی پر توجہ دینے کی ضرورت

رابطۂ مدارس اسلامیہ عربیہ دارالعلوم دیوبند کی مجلس عمومی کا یہ اجلاس تمام ہی مدارس کو اس بات کی طرف متوجہ کرنا ضروری سمجھتا ہے کہ مدارس کے نظام تعلیم وتربیت کو بہتر بنانا حد درجہ ضروری ہے اور اس سلسلے میں سنجیدہ عملی اقدامات کرنا نہ صرف وقت کا تقاضا ہے بلکہ مدارس کی بقاء کے لئے ناگزیر ہے، اگر خدانخواستہ نظامِ تعلیم وتربیت میں انحطاط کا سلسلہ جاری رہا تو مدارس اپنا اعتبار باقی نہیں رکھ پائیں گے اور یہ مدرسوں کا ہی نہیں پوری ملت کا نقصان ہوگا۔

نظامِ تعلیم وتربیت کی عمدگی کے لیے صرف اتنا کافی نہیں ہے کہ کچھ سخت تربیتی قوانین نافذ کردئے ہیں اور اُن پر عمل درآمد کرایا جائے، بلکہ اس کے لیے دنیا کے ماحول میں آنے والی تبدیلیوں، انٹرنیٹ اور موبائل کے ذریعے آنے والی خرابیوں اور بچوں کی نفسیات کا لحاظ رکھنا ضروری ہوگا۔

اس کے لیے چند امور پر توجہ بہت ضروری ہے:

(۱) طلبہ کے قیام وطعام کا حتی الامکان بہتر انتظام کیا جائے، جس سے ان کی صحت اور نفسیات پر خوشگوار اثرات مرتب ہوں۔

(۲) دارالاقامہ کو محفوظ بنانے کے ساتھ نگرانی کا نظام فعال ومستحکم کیا جائے، اور دارالاقامہ کے طلبہ کے باہر جانے کے اوقات متعین کیے جائیں، مقامی بچوں یا غیر اقامتی مدرسوں کے طلبہ کو بھی آزاد نہ رکھا جائے بلکہ ان کے سرپرستوں کے تعاون سے مناسب نگرانی کا نظام بنایا جائے۔

(۳) نگرانی اور تربیت کے نظام میں حکمت کو ملحوظ رکھا جائے، سخت تادیب کے روایتی طریقے کو خیر باد کہہ دیا جائے اور ذہن سازی پر توجہ دی جائے۔

(۴) تعلیم کی عمدگی کے لئے، اعلیٰ استعداد کے حامل اساتذہ کا تقرر کیا جائے اور اساتذہ کی معاشی فراغت کو بھی اہمیت دی جائے تاکہ وہ یکسوئی اور امنگ کے ساتھ خدمت انجام دیں۔

(۵) مدرسین کی تدریسی تربیت اور تدریب کا انتظام کیا جائے اور اس کے لیے ہر علاقے کے مرکزی مدارس میں تربیتی کیمپ منعقد کیے جائیں۔

(۶) نحو وصرف کی تعلیم اور تمرین عربی پر خاص توجہ دی جائے، ابتدائی سالوں میں استعداد سازی پر بھرپور محنت کی جائے اور سال سوم تک پابندی سے ماہانہ امتحان کا نظم قائم کیا جائے۔

(۷) جن مدارس میں دارالعلوم دیوبند کا مکمل نصاب جاری نہیں ہوسکا ہے وہاں یہ نصاب جاری کیا جائے اور تعلیمی سال کے متعینہ اوقات میں اعتدال کے ساتھ مقررہ نصاب کی تکمیل کو لازم قرار دے کر اس پر عمل کو یقینی بنایا جائے۔

(۸) تکرار و مطالعہ کی نگرانی باقاعدہ نظام کے تحت ہو اور تمام امتحانات (داخلہ، درمیانی اور سالانہ) کے نظام میں باقاعدگی اور سنجیدگی عمل میں لائی جائے۔ امتحان کے نتائج کا اعلان اور اچھے نمبرات پر حوصلہ افزائی کا اہتمام کیا جائے۔

(۹) مدرسہ کے ماحول میں نمازوں کی پابندی پوری ذمہ داری سے کرائی جائے اور طلبہ کو صفات حمیدہ سے آراستہ کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش عمل میں لائی جائے اور خارج اوقات میں ان کی سرگرمیوں پر نظر رکھی جائے۔

تجویز ﴿۲﴾ مدارس اسلامیہ کو درپیش مسائل کا جائزہ اور ان کا حل

رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ دارالعلوم دیوبند کی مجلس عمومی کا یہ اجلاس، موقر ذمہ داران مدارس کو اس حقیقت کی طرف متوجہ کرنا ضروری سمجھتا ہے کہ موجودہ دور میں مدارس کو درپیش مسائل کا گہرائی سے جائزہ لے کر اُن کے حل کے لئے سنجیدہ کوششیں عمل میں لانا نہایت ضروری ہے، ان مسائل کے پیدا ہونے میں بلاشبہ ہماری کوتاہیوں کے ساتھ ساتھ، بین الاقوامی اور ملکی حالات اور مخالف طاقتوں کی ریشہ دوانیوں کا بڑا دخل ہے۔ پہلے تو مسلمانوں اور ان کے علماء و مدارس کو دہشت گردی سے جوڑ کر بدنام کیا گیا اور پھر سرے سے اسلامی تعلیمات کو امن مخالف قرار دے دیا گیا، اور چوں کہ مدارس، اسلامی تعلیمات کے علم بردار ہیں اس لئے ان کو امن و اخوت کا مخالف ثابت کرنے کی ناروا کوششیں ہوئیں، ملکی سطح پر بھی اسی پروپیکنڈے کے بطن سے پیدا ہونے والی ذہنیت نے کام کیا اور اس کے نتیجے میں مدارس کے لئے متعدد داخلی و خارجی مشکلات و مسائل کھڑے ہوئے۔

ان حالات میں جہاں غلط فہمیاں دور کرنے کے لئے مسلسل اور منظم کام کی ضرورت ہے وہیں اپنی کمزوریوں اور کوتاہیوں کا منصفانہ جائزہ لے کر ان کا تدارک بھی حد درجہ ضروری ہے۔ اس کے لئے چند امور قابل توجہ ہیں:

(۱) تحریر و تقریر اور سوشل میڈیا کے جائز ذرائع سے مدد لے کر اسلام اور مسلمانوں اور مدارس اسلامیہ کے خلاف جاری منفی مہم اور پروپیگنڈے کا توڑ کرنا اور مدارس کے امن و انصاف پر مبنی کردار کو اجاگر کرنا۔

(۲) تمام قانونی کمزوریوں کو دور کرنے پر توجہ دینا، خواہ ان کا تعلق زمین جائداد کے معاملات سے ہو یا دیگر انتظامی امور سے۔

(۳) مدارس میں شورائی نظام نافذ کرنا اور روزمرہ کے کاموں میں بھی مشاورت کے عمل کو زندہ کرنا۔

(۴) حتی الامکان عملہ اور طلبہ کو شرعی و انتظامی حدود کے تحت مطمئن رکھنا اور غیر مطمئن عناصر کو دوسروں کا آلۂ کار بننے سے ممکنہ حد تک بچانا۔

(۵) کوئی بھی اہم فیصلہ کرتے ہوئے تمام شرعی و قانونی پہلوؤں پر نظر رکھنا اور اس مقصد کے لئے مفتیان کرام اور قانونی ماہرین کی مشاورت کا باضابطہ انتظام کرنا۔

(۶) خود اپنی ملت کے جو عناصر مدارس سے دوری یا بدگمانی کا شکار ہیں ان کی خیر خواہی کے لئے کام کرنا اور ان کی بدگمانی دور کرنا۔

(۷) اپنے سابق طلبہ یا فضلاء کو اپنے سے مربوط رکھنا اور ان کی سرگرمیوں پر نظر رکھنا، اُن کی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھانے کی صورتیں پیدا کرنا اور ان کے معاملات و مسائل میں ان کی مدد کرنا۔

تجویز ﴿۳﴾ رابطہ مدارس کی افادیت اور صوبائی شاخوں کی فعالیت

رابطۂ مدارس اسلامیہ عربیہ دارالعلوم دیوبند کی مجلس عمومی کا یہ اجلاس، اپنے شرکاء و ارکان گرامی کو اس بات پر متوجہ کرنا ضروری سمجھتا ہے کہ رابطہ مدارس کے نظام کو پہلے سے زیادہ مفید و فعال بنانا وقت کی ضرورت بھی ہے اور مدارس اسلامیہ کے دل کی آواز بھی۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ اس سلسلے میں کسی نہ کسی درجے میں ہم سبھی ذمہ دار ہیں، رابطہ کی فعالیت کے لیے ضروری ہے کہ رابطہ کی تجاویز پر عمل کیا جائے، اور یہ ذمہ داری ہر رُکن پر عائد ہوتی ہے، آپ اگر شروع سے اب تک رابطہ کی مجالس میں منظور ہونے والی تجاویز اور رابطہ کے مرکزی دفتر کی جانب سے جاری ہونے والے مشوروں پر سنجیدگی سے نظر ڈالیں تو اندازہ ہو جائے گا کہ ان میں ضرورت کی تمام باتیں موجود ہیں جن پر عمل کیا جاتا تو نہ صرف یہ کہ مدارس کا نظام زیادہ مستحکم اور مفید ہو جاتا اور اُن سے اچھے افراد کی تیاری میں اضافہ ہو جاتا؛ بلکہ مدارس کو پیش آنے والے بعض مسائل سے بھی چھٹکارا مل جاتا، مگر یہ افسوس ناک حقیقت ہے کہ اب تک نصف سے زائد تجاویز کو اکثر مدارس نے درخورِ اعتناء نہیں سمجھا ہے، یہ تسلیم ہے کہ بعض تجاویز پر عمل نہ

ہونے میں کچھ مجبوریاں آڑے آتی ہوں گی، لیکن زیادہ تر دخل توجہ نہ ہونے کا رہا ہے، اس لیے تمام مدارس سے یہ اجلاس اپیل کرتا ہے کہ:

(۱) تمام رُکن مدارس اور صوبائی وعلاقائی شاخیں رابطہ کے مرکزی دفتر سے جاری ہونے والی تمام تجاویز اور مشوروں پر عمل درآمد کو یقینی بنانے کی کوشش کریں۔

(۲) رکن مدارس اپنے صوبے کی شاخ اور اس کے ذمہ داروں سے رابطہ رکھیں اور صوبائی نظم کے تحت جاری اجتماعی امتحان میں اپنے طلبہ کو شریک کریں، اس سلسلے میں عموماً صوبائی ذمہ داران کو رُکن مدارس سے عدم تعاون کی شکایت ہے، اس پر توجہ دی جائے، امید ہے کہ اس سے معیار تعلیم بہتر بنانے میں مدد ملے گی، اب تک جن صوبوں میں اجتماعی امتحان کا نظم شروع نہیں ہوسکا ہے، وہ بھی توجہ فرمائیں اور صوبائی مجلس عاملہ سے مشورہ کرکے اپنے صوبے یا زون میں رابطے کے تحت اجتماعی امتحان کا نظم قائم کرنے کی سعی فرمائیں۔

(۳) صوبائی ذمہ داران، تمام معیار پورا کرنے والے مدارس کو ممبر بنانے کی کوشش کریں اور تصدیق وغیرہ میں مدارس کے ساتھ بلاامتیاز تعاون کا طریقہ اپنائیں۔

(۴) رابطہ مدارس اسلامیہ کے منظور کردہ نظامِ تعلیم وتربیت اور ضابطۂ اخلاق کو باقاعدہ نافذ کریں۔

(۵) ضرورت کے مواقع پر مدارس قائم کرنا، رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ دارالعلوم دیوبند کے مقاصد میں شامل ہے، اس لیے ہر علاقہ میں ضرورت کا جائزہ لے کر مدارس کے قیام کی مساعی جاری رکھیں، لیکن اس بات پر بھی توجہ مرکوز رکھیں کہ اس معاملہ میں علاقہ کی ضرورت ہی کو معیار بنایا جائے، دیگر محرکات کی بناء پر مدارس قائم کرنے سے احتیاط برتی جائے۔

تجویز ﴿۴﴾ فرقِ باطلہ کا تعاقب

مدارسِ اسلامیہ کے قیام کا ایک اہم مقصد دینِ برحق کی اِشاعت اور عقائدِ باطلہ اور فکری انحرافات سے اُمت کو محفوظ رکھنا ہے؛ چناں چہ دارالعلوم دیوبند اور اُس کے فیض یافتگان نے روزِ اول سے ترجیحی طور پر اِس ذمہ داری کو انجام دینے کی کوششیں کی ہیں، اور آج بھی کررہے ہیں۔

دارالعلوم دیوبند میں فتنۂ قادیانیت کے منظّم تعاقب کے لئے ''کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت'' کا نظام قائم ہے، جس کی شاخیں ملک کے طول وعرض میں پھیلی ہوئی ہیں۔ نیز فرقِ باطلہ کی تردید کے لئے تکمیلات کے طلبہ کے لئے ہفتہ واری محاضرات کا نظام بھی بخوبی چل رہا ہے۔

لیکن باخبر حضرات واقف ہیں کہ آنے والے ہر دن نت نئے فتنے سر اُٹھارہے ہیں، خاص طور پر گذشتہ کئی سالوں سے ملک کے مختلف حصوں میں ''شکیلیت'' کا فتنہ سر اُٹھارہا ہے، اور اُس سے ناواقف عوام؛ بالخصوص جدید تعلیم یافتہ نوجوان زیادہ متاثر ہورہے ہیں۔

اِسی طرح پسماندہ علاقوں میں ''مرزائی'' اور'' قادیانی'' مشنریاں بھی سرگرم ہیں۔

ایسے ماحول میں اِس بات کی ضرورت مزید بڑھ جاتی ہے کہ فضلاء مدارس اِسلام کے دفاع کے لئے علمی اور عملی طور پر تیار اور ہوشیار رہیں۔

بریں بنا رابطہ مدارسِ عربیہ دارالعلوم دیوبند کی مجلس عمومی کا یہ اِجلاس مربوط مدارسِ اسلامیہ کو متوجہ کرتا ہے کہ:

الف:- اپنے اَساتذہ کو فرقِ باطلہ سے مقابلے کے لئے تیار کرنے کی فکر کریں، اور اپنے اردگرد جہاں بھی کسی فتنے کا اثر محسوس ہو، وہاں تیار شدہ اَفراد سے کام لیں۔

ب:- ہر مدرسہ کے کتب خانے میں فرقِ باطلہ کی تردید سے متعلق منتخب اور اہم کتابیں اور لٹریچر موجود رہنا چاہئے؛ تاکہ بوقتِ ضرورت اُن سے فائدہ اُٹھایا جاسکے۔

ج:- بڑے عربی مدارس میں دارالعلوم کے طرز پر'' محاضراتِ علمیہ'' کا نظام قائم کریں۔

د:- متاثرہ علاقوں میں حسبِ ضرورت علماء اور ائمہ کے لئے تربیتی کیمپ کا اہتمام کیا جائے۔

ہ:- اسکول اور کالجز میں پڑھنے والے طلبہ میں ''ردقادیانیت وشکیلیت'' کے پروگرام رکھے جائیں، اور اُنہیں اِسلام کے بنیادی عقائد؛ بالخصوص ''عقیدۂ ختم نبوت''، ''ظہورمہدی'' اور'' نزولِ عیسیٰ علیہ السلام'' سے آگاہ کیا جائے۔

و:- علاقہ کی مساجد میں کسی بھی نماز کے بعد ''درسِ قرآنِ کریم'' کا سلسلہ جاری کیا جائے، جو عوام کی اِصلاح وتربیت کے لئے نہایت مؤثر ثابت ہوا ہے۔

ز:- فرقِ باطلہ کی زہرناکی سے واقف کرانے کے لئے مقامی آسان زبان میں مختصر لٹریچر شائع کرکے تقسیم کیا جائے۔ نیز سوشل میڈیا کے ذریعہ بھی حتی الامکان غلط فہمیوں کے ازالے کی کوشش کی جائے۔

تجویز ﴿۵﴾ دینی مکاتب کے قیام پر زور

یہ بات کسی صاحب نظر سے مخفی نہیں ہے کہ آنے والی نسلوں میں دین کے تحفظ کا مدار دینی تعلیم کی بقا پر ہے۔ اور تاریخ اور موجودہ زمانے کے تجربہ سے یہ بات ثابت ہے کہ دنیا کے جن علاقوں میں دینی تعلیم کا نظام جتنا مضبوط ہے، وہاں مسلم معاشرے میں اُتنی ہی دین سے وابستگی پائی جاتی ہے، اور جہاں دینی تعلیم سے غفلت ہے وہاں بددینی عام ہے۔

بریں بنا مجلس عمومی رابطہ مدارسِ اسلامیہ عربیہ کا یہ کل ہند اجلاس مدارسِ اسلامیہ کے ذمہ دار حضرات کو اِس طرف متوجہ کرنا ضروری سمجھتا ہے کہ اپنے زیر اثر علاقوں میں زیادہ سے زیادہ مکاتب قائم کرنے کی فکر کریں؛ کیوں کہ یہ دیکھا گیا ہے کہ جن ناخواندہ اور پس ماندہ علاقوں میں دینی تعلیم کا نظم نہیں ہے، وہاں جہالت کا فائدہ اُٹھا کر باطل فرقے مثلاً: قادیانیت، عیسائیت اور دیگر باطل مذاہب سرگرم ہوجاتے ہیں، اور مسلمانوں کو اپنے دام فریب میں اُلجھانے کی کوششیں کرتے ہیں۔

اِس لئے مدارس کے ذمہ دار حضرات اپنے اپنے مدرسوں کی شاخوں کے طور پر حسبِ ضرورت مکاتب قائم کرکے اُن میں بنیادی دینی تعلیم کا انتظام فرمائیں۔ اور اُس کے لئے دارالعلوم دیوبند کی مجلس شوریٰ کی اس تجویز کو بروئے کار لائیں کہ:

''ہر مدرسہ اپنے سالانہ بجٹ کا دس فیصد حصہ مکاتب کے قیام اور انتظام وانصرام میں صرف کرے، اور اُس کی سالانہ رپورٹ سے مرکزی دفتر رابطہ دارالعلوم دیوبند کو مطلع کیا جائے''۔

تجویز ﴿۶﴾ اِرتدادی سرگرمیوں کے تعاقب پر زور

یہ بات قابل تشویش ہے کہ پچھلے کچھ دنوں سے دشمنانِ دین کی طرف سے اِسلام اور پیغمبر اِسلام علیہ السلام کی شان میں گستاخی اور منفی پروپیگنڈے میں شدت آگئی ہے، کچھ میڈیا چینل تو باقاعدہ نشانہ بناکر ایسے سیریل چلا رہے ہیں جو سراسر زہرناک ہیں، اور اسلامی تعلیمات کے بارے میں تلبیسات اور مغالطہ انگیزیوں پر مبنی ہیں، جس سے معاشرے میں نہ صرف یہ کہ سخت انتشار پھیل رہا ہے؛ بلکہ اِس بات کا بھی خطرہ ہے کہ اِس نفرت انگیز مہم سے کہیں بھولے بھالے مسلمان بھی متأثر نہ ہوجائیں۔

اِس لئے مجلس عمومی رابطہ مدارسِ اسلامیہ عربیہ کا یہ اجلاس؛ مدارسِ اسلامیہ کو مذکورہ سنگین صورتِ حال کی طرف متوجہ کرنا ضروری سمجھتا ہے، اور اُن سے اپیل کرتا ہے کہ وہ حکمت عملی اور دانائی کے ساتھ اِس فتنے کا مقابلہ کریں، اور مسلم معاشرے کو ذہنی اور فکری ارتداد سے بچانے کی ہر ممکن کوشش کریں، یہ وقت کی اہم ترین ضرورت ہے؛ کیوں کہ خدانخواستہ ایمان سے محرومی ایک مسلمان کے لئے دنیا وآخرت کا سب سے بڑا نقصان ہے۔

تجویز ﴿۷﴾ مدارس میں عصری تعلیم کے انتظام سے متعلق تجویز

اس بات میں کسی شک کی گنجائش نہیں کہ مدارس اسلامیہ کا نصب العین، علوم اسلامیہ: قرآن وحدیث، تفسیر، فقہ عقائد اور ان کے معاون دیگر علوم وفنون کی تعلیم دینا اور ایسے باصلاحیت علماء تیار کرنا ہے جو علوم نبویہ کی میراث کے سچے وارث وامین ہوں اور اس امانت کو اگلی نسلوں تک پوری ذمہ داری کے ساتھ منتقل کرنے کی اہلیت رکھتے ہوں، ان اوصاف کے حامل رجال کار کی تیاری کے لیے الحمدللہ مدارس اسلامیہ کا موجودہ نصاب کافی وافی ہے، جس میں حسب ضرورت، مدارس کے مقاصد سے ہم آہنگ تبدیلیاں ہوتی رہی ہیں۔

اس کے علاوہ یہ بات بھی آپ پر مخفی نہیں ہے کہ مدارس کے مقصد اصلی کی تکمیل کرنے والے اس نصاب کے ساتھ ہی مبادی کے درجے میں ضروری عصری تعلیم بھی دارالعلوم دیوبند اور مدارس اسلامیہ میں چلی آرہی ہے، جو عام طور پر عربی کے سال اول سے پہلے پوری کرلی جاتی ہے۔ لیکن حکومت ہند کی نئی تعلیمی پالیسی نے اس کو زیادہ باضابطہ بنانے کی ضرورت پیدا کردی ہے، کیوں کہ اس پالیسی کی رُو سے ہر بچہ کے لیے ہائی

اسکول یا بارہویں پاس کرنا لازمی ہوگیا ہے، اس لیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مدارس اسلامیہ کے اصل نصاب کو متاثر کیے بغیر ایسی ترتیب بنالی جائے کہ حکومتی ضابطہ کی تکمیل بھی ہوجائے اور طالب علم پر ناقابل تحمل بوجھ بھی نہ پڑ جائے۔

اس مقصد کے لیے دارالعلوم دیوبند کی شوریٰ کا فیصلہ رہنمائی کرتا ہے جس میں طے کیا گیا ہے کہ:

(۱) ملک کے موجودہ حالات میں چوں کہ دسویں جماعت کی سرٹیفکیٹ اور عصری علوم سے واقفیت ایک ضرورت بن گئی ہے جو اشاعت دین میں بھی معین ہے، اس سے مدارس اسلامیہ میں زیر تعلیم طلبہ اور فضلاء کے لیے اپنے نظامِ تعلیم وتربیت اور دینی خدمات کو علیٰ حالہ باقی رکھتے ہوئے عصری تعلیم کا مناسب طریقہ اپنائیں۔

(۲) کوشش کی جائے کہ عربی درجات میں آنے سے قبل طالب علم دسویں کے امتحان سے فارغ ہوکر علوم اسلامیہ عربیہ کی تحصیل کے لیے یکسو ہوجائے اور جس کو مزید عصری تعلیم حاصل کرنی ہو وہ بعد فراغت مقاصد دینیہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے مزید تعلیم حاصل کرے۔

(۳) عصری تعلیم کے لیے NIOS اور OBE کا نظام ونصاب نسبتاً سہل اور لچک دار ہے، اس سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

(۴) عربی درجات سے قبل طلبہ (جن کی عمریں ۱۱ رتا ۱۴ رسال کے درمیان ہوں) عموماً شعبہ حفظ وناظرہ اور دینیات میں رہتے ہیں، انھیں دسویں کے امتحان کے قابل بنانے کے لیے جز وقتی تعلیم کا انتظام کیا جانا مناسب ہوگا۔

(۵) جو بچے اسکولوں میں پڑھ رہے ہیں ان کو دینی تعلیم سے آراستہ کرنے کے لیے صباحی اور مسائی مکاتب کا مضبوط نظام قائم کرنا چاہیے''۔

تجویز ﴿۸﴾ اصلاحِ معاشرہ کے لیے مستقل مبلغ کے تقرر کی ضرورت

رابطۂ مدارس اسلامیہ عربیہ دارالعلوم دیوبند کی مجلس عمومی کا یہ اجلاس، تمام ذمہ دارانِ مدارس سے گزارش کرتا ہے کہ معاشرے میں پھیلی ہوئی برائیوں کے خاتمہ کے لیے بھرپور کردار ادا کریں، اس وقت معاشرے میں ایمان وعقیدے کی کمزوری کے علاوہ بے شمار عملی خرابیاں اور سماجی برائیاں پھیلی ہوئی ہیں، ان کی اصلاح کے لیے مسلسل کام کرنے کی ضرورت ہے۔

اس مقصد کے لیے یہ اجلاس، استطاعت رکھنے والے تمام مدارس سے یہ اپیل کرتا ہے کہ اصلاحِ معاشرہ کے لیے ایک مستقل مبلغ کا تقرر کریں جو اس مقصد کے لیے منظّم انداز میں کام کرے۔

تجویز ﴿۹﴾ تجویز تعزیت

رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ دارالعلوم دیوبند کی مجلس عمومی کا یہ اجلاس، ان تمام علماء ومشاہیر کی وفات پر رنج وغم کا اظہار کرتا ہے جو گذشتہ اجلاس کے بعد جوارِ رحمت حق میں پہنچ گئے، ان میں دارالعلوم دیوبند کے بعض ممتاز اکابر محدثین اساتذہ بھی ہیں اور دیگر اداروں کے محدثین وعلماء بھی، ان میں سے ہر ایک اپنی جگہ آفتاب وماہتاب کی حیثیت کے حامل تھے، اور ان کی رحلت ملت اسلامیہ کا بڑا نقصان ہے۔

(۱) حضرت مولانا منظور احمد صاحب، کانپوری رکن شوریٰ دارالعلوم دیوبند۔
(۲) حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری صدر المدرسین وشیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند۔
(۳) حضرت مولانا قاری سید محمد عثمان صاحب منصور پوری معاون مہتمم واستاذ حدیث دارالعلوم دیوبند۔
(۴) حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اعظمی استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند
(۵) حضرت مولانا نور عالم صاحب امینی استاذ عربی ادب ومدیر ماہنامہ ''الداعی''
(۶) حضرت مولانا عبدالخالق سنبھلی صاحب نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند
(۷) حضرت مولانا محمد جمال صاحب بلند شہری استاذ دارالعلوم دیوبند
(۸) حضرت مولانا محمد جمیل احمد صاحب سکروڈوی استاذ دارالعلوم دیوبند

(۹) حضرت مولانا سید محمد ولی رحمانی صاحب امیر شریعت سابع بہار، اڈیشہ جھارکھنڈ وسجادہ نشیں خانقاہ رحمانی مونگیر
(۱۰) حضرت مولانا محمد سلمان صاحب مظاہری ناظم اعلیٰ مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور
(۱۱) حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب صدر وفاق المدارس و مہتمم جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی
(۱۲) حضرت مولانا مفتی زرولی خاں صاحب بانی و مہتمم جامعہ احسن العلوم کراچی
(۱۳) حضرت مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلیؒ فرزند حضرت مولانا محمد منظور نعمانیؒ
(۱۴) حضرت مولانا نظام الدین صاحب چھاپی، رکن شوریٰ دارالعلوم دیوبند
(۱۵) جناب مولانا مفتی سعید احمد صاحب پرنام بٹ خلیفہ محی السنہ حضرت مولانا شاہ ابرارالحق صاحب ہردوئیؒ
(۱۶) جناب مولانا محمد قاسم صاحب میرٹھی استاذ ونگراں شعبۂ دینیات دارالعلوم دیوبند
(۱۷) جناب مولانا سُرور صاحب دیوبندی استاذ دارالعلوم دیوبند
(۱۸) جناب مولانا غلام نبی صاحب کشمیری استاذ دارالعلوم (وقف) دیوبند
(۱۹) جناب مولانا نثار احمد صاحب قاسمی صدر المدرسین دارالعلوم اسلامیہ بستی
(۲۰) جناب مولانا حمزہ حسنی صاحب نائب ناظم ندوہ العلماء لکھنؤ
(۲۱) جناب مولانا محمود حسن حسنی صاحب ندوۃ العلماء لکھنؤ
(۲۲) جناب مولانا محمد امین صاحب سفیر دارالعلوم دیوبند
(۲۳) جناب مولانا محمد متین الحق اسامہ قاسمی صاحب کانپور صدر رابطہ مدارس اسلامیہ مشرقی اترپردیش زون (۱)
(۲۴) جناب مولانا محمد جابر صاحب اڈیشہ سابق رکن عاملہ رابطہ مدارس اڈیشہ
(۲۵) جناب مولانا مفتی عبدالرزاق صاحب بھوپال صدر رابطہ مدارس شاخ مدھیہ پردیش
(۲۶) حضرت مولانا معزالدین صاحب ناظم امارت شرعیہ جمعیۃ علماء ہند
(۲۷) جناب مولانا فضیل الرحمٰن ہلال عثمانی دیوبند صدر مفتی دارالعلوم (وقف) دیوبند
(۲۸) جناب مولانا عبدالمغنی صاحب رکن مجلس عمومی رابطہ مدارس شاخ تلنگانہ
(۲۹) جناب مولانا مفتی فیض الوحید صاحب جموں
(۳۰) جناب مولانا عبدالمومن صاحب ندوی سنبھلی
(۳۱) جناب مولانا سعدان صاحب فرزند حضرت مولانا ریاست علی صاحب بجنوریؒ
(۳۲) جناب قاضی انوار صاحب دیوبند
(۳۳) جناب مولانا محمد مرتضیٰ صاحب کارکن شعبہ اوقاف دارالعلوم دیوبند
(۳۴) جناب فرحت کلیم صاحب ملازم عظمت ہسپتال دارالعلوم دیوبند
(۳۵) جناب منشی محمد عدنان صاحب دیوبند پیش کار دفتر اہتمام دارالعلوم دیوبند
(۳۶) جناب منشی محمد جاوید صاحب کارکن کتب خانہ دارالعلوم دیوبند
(۳۷) جناب منشی شمیم احمد قریشی کارکن کتب خانہ دارالعلوم دیوبند
(۳۸) جناب عبدالجبار صاحب کارکن رسالہ دارالعلوم دیوبند
(۳۹) جناب مولانا ظہیرالدین صاحب سفیر دارالعلوم دیوبند
(۴۰) جناب مولانا ذبیح اللہ صاحب سفیر دارالعلوم دیوبند